Urdu ke pahle awami shayer Nazir Akbar aabadi ki shayeri ka Tanqidi jaeza

B.A Part

Lecture-2

نظیر صاحب نے آگرہ کو اس طرح اپنایا کہ اپنی جائے پیدائش دہلی کو بھلا دیا اور اپنی شاعری میں آگرہ کو اتار لیا اس کی ہر ہر ادا کی تعریف کی۔ ہر چیز پر نظمیں کہہ کر شہر کو امر بنا دیا اس نظم کا ایک بند پیش خدمت ہے۔ جو انہوں نے آگرہ کی تعریف میں کہی ہے۔

شہر سخن میں اب جو ملا مجھے مکاں

کیوں کر نہ اپنے شہر کی خوبی کروں بیاں

دیکھی ہیں آگرے میں بہت ہم نے خوبیاں

ہر وقت اس میں شاد رہے ہیں جہاں تہاں

رکھیو الٰہی اس کو تو آباد جاوداں

نظیر اکبر آبادی نے تاج محل پہ بھی ایک بہت خوبصورت نظم لکھی ہے اس کا عنوان ''روضہ تاج گنج'' ہے دو بند اس کے بھی پیش ہیں تا کہ تاج محل کی خوبصورتی کا اندازہ ہو جائے۔ اور نظیر کے کلام کی خوبیوں کا بھی۔

یارو جو تاج گنج یہاں آشکار ہے

مشہور اس کا نام یہ شہر و دیار ہے

خوبی میں سب طرح کا اسے اعتبار ہے

روضہ جو اس مکاں میں دریا کنار ہے

نقشے میں اپنے یہ بھی عجب جوش نگار ہے

صرف سیر و تفریح کھیل تماشے ہی نظیر صاحب کی شاعری نہیں بلکہ زندگی کی حقیقتوں پر بھی گہری، سنجیدہ فلسفیانہ نظمیں ان کے یہاں ہیں اور سب کا بیان صاف اور سادہ ہے۔

الٰہی نامہ، ہنس نامہ، تندرستی نامہ، فنانامہ، جوگی نامہ، روٹی نامہ، کوڑی نامہ، آدمی نامہ اور بنجارہ نامہ سب کی اعلیٰ مثالیں ہیں۔

بنجارہ نامہ میں زندگی اور موت کی ایک دنیا بکھری پڑی ہے۔

ٹک حرص و ہوس کی چھوڑ میاں مت دیس بدیس پھرے مارا

قزاق اجل کا لوٹ ہے دن بجا کر نقارہ

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائیگا جب لاد چلے گا بنجارہ

لہٰذا نظیر اکبر آبادی ہندوستان کے ان قدیم شہرت یافتہ شعراء میں سے ایک ہیں۔ جنہیں قیامت تک فراموش نہیں کیا جاسکے گا۔ غرض ہر اعتبار سے نظیر اکبر آبادی خالص ہندوستانی شاعر کہے جانے کے مستحق ہیں آپ نے اپنے کلام کے لئے وہی زبان منتخب کی ہے جو عام طور پر ملک میں بولی اور سمجھی جاتی ہے اس طرح نظیر اکبر آبادی ایک عوامی شاعری کی لاجواب نظیر ہیں۔

Dr. H M IMRAN

Assistant Professor, Deptt, of Urdu, S.S College, Jehanabad

Mob: 9868606178

Email: imran305@gmail.com